

Analysis of the Guardians and Wards (Amendment)

Act 2020

تجزیہ و تبصرہ

اس ترمیمی ملک کے تحت Guardians and Wards کے قانون میں حضانت کی تعریف اور اس کا حق کس کو ملے گا، اس بارے میں نئی دفعہ تجویز کی گئی ہے۔ اس قسم کا تحریری قانون پہلی بار اسمبلی میں متعارف کرایا گیا ہے۔ جبکہ اس دفعہ سے پہلے مختلف عدالتی نظائر کے مطابق حضانت کا حق ماں کو لڑکے کی صورت میں 7 سال کی عمر تک جبکہ لڑکی کی صورت میں بلوغت تک دیا جاتا ہے۔ اب عملی صورتحال کو ضبط تحریری میں لائے ہوئے باقاعدہ قانون بنایا جا رہا ہے کہ لڑکے کی صورت میں حضانت کا حق ماں کو 7 سال کی عمر تک جبکہ لڑکی کی صورت میں بلوغت تک یا 16 سال کی عمر تک ہو گا۔ اس قانون کا مقصد ماں کے حضانت کے حقوق کو محفوظ بنانا ہے۔

جائزوں دفعات:

ترمیمی دفعہ 1:

اس دفعہ کے مطابق اس قانون کا اطلاق اسلام آباد میں ہو گا۔

نوت۔ 18 دیں ترمیم کے تحت قانون سازی کے جو صوبائی اختیارات دیے گئے ہیں ان کے مطابق اب صوبے اپنے دائرة اختیار میں قانون سازی کر سکتے ہیں۔ جو کہ صرف متعلقہ صوبے میں نافذ اعمیل ہو گا۔

ترمیمی دفعہ 2:

ترمیمی دفعہ 2 کے تحت Guardians and Wards کے قانون کی دفعہ 4 میں ذیلی دفعہ (7) کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کے تحت حضانت کا مطلب ہے بچہ کی کشیدگی کا قانونی حق۔

ترمیمی دفعہ 3:

اس ترمیمی دفعہ کے تحت قانون کی دفعہ 19 کے بعد درج ذیل دفعات کا اضافہ ہو گا۔

A-19 بچوں کی حضانت:

اس دفعہ کے تحت بچوں کی حضانت کا حق حقیقی ماں کا ہو گا، لڑکے کی صورت میں حضانت کا حق ماں کو 7 سال کی عمر تک جبکہ لڑکی کی صورت میں بلوغت تک یا 16 سال کی عمر تک ہو گا۔

B-19 ماں کے بعد خواتین رشتہداروں کا حضانت کا حق:

حقیقی ماں کی غیر موجودگی کی صورت میں یا جب ماں اپنی حضانت کا حق ترک کر دے یا وہ قانونی طور پر اپنا کھودے تو لڑکے کی صورت میں حضانت کا 7 سال کی عمر تک جبکہ لڑکی کی صورت میں بلوغت تک یا 16 سال کی عمر تک درج ذیل ترتیب سے اس کی خواتین رشتہداروں کو ملے گا:

۱۔ دادی، ۲۔ نانی، ۳۔ سگی بہن، ۴۔ سوتیلی uterine بہن (وہ بہن جو کہ ماں کی جانب سے مشترک ہو لیکن ان کے باپ مختلف ہوں) ۵۔ consanguine بہن (وہ بہن جو کہ باپ کی جانب سے مشترک ہو لیکن ان کی ماں مختلف ہوں)، ۶۔ سگی بہن کی بیٹی، ۷۔ سوتیلی uterine بہن کی بیٹی، ۸۔ consanguine بہن کی بیٹی، ۹۔ خالہ، ۱۰۔ پھوپھی، وغیرہ

C-19 مرد رشتہداروں کا حضانت کا حق:

اگر دفعات 19-A, 19-B کے تحت کوئی خاتون حضانت کے حق کی اہلیت نہ رکھتی ہوں یا بچوں کو رکھنے کو تیار نہ ہو تو اس کے مرد رشتہداروں کو جو کہ اہلیت رکھتے ہوں درج زیل ترتیب سے حضانت دی جائیگی:

۱۔ باب پ، ۲۔ نانا، ۳۔ دادا، ۴۔ سگا بھائی، ۵۔ uterine بھائی، ۶۔ consanguine بھائی، ۷۔ سگے بھائی کا بیٹا، ۸۔ uterine بھائی کا بیٹا، ۹۔ بھائی کا بیٹا۔

B-19 دیگر رشتہداروں کا حضانت کا حق:

اگر دفعات C, 19-A, 19-B, 19-C کے تحت کوئی شخص حضانت کیلئے دستیاب نہ ہو یا بچوں کو رکھنے کو تیار نہ ہو یا حضانت کا حق کھود دیا ہو تو اس کے سب سے قریبی رشتہداروں کو ان کی فلاخ و بہبود کو دیکھتے ہوئے حضانت کا حق دیا جائیگا۔ خواتین رشتہداروں کو ترجیح دی جائیگی۔

E-19 حضانت کا حق کھود دینا:

اول ذکر دفعات کے تحت حضانت کی اہلیت رکھنے والا کوئی شخص صرف اس وقت حضانت کا حق کھودے گا۔ جس کے بارے میں عدالت ایسا فیصلہ ہے۔

F-19 بچہ کو ترجیح دینا:

سوائے اس کے کہ 19A کا سات سال کا ہو جائے اور اڑکی دس سال کی تو ان بچوں کی مرضی کو ترجیح حاصل ہو گی، اور اس کے بعد حضانت دیجائیگی۔

G-19 احکامات کے اختیارات:

عدالت اس قانون کے تحت کوئی کارروائی کرتے ہوئے مقدمہ کے فیصلے تک بچوں کے لئے عارضی احکامات جاری کر سکتی ہے۔ وہ حقیقی ماں کو اگر اس کے پاس حضانت موجود نہ ہو تو عارضی حضانت مقدمہ کے فیصلے تک دینے کے احکامات جاری کر سکتی ہے۔

تبصرہ:

یہ ترسیمی بل ایک بہترین قدم ہے۔ اس قانون کو باقاعدہ تحریری صورت میں پاس کرنے سے عدالیہ، وکلاء اور سائلیں کے لئے آسانی ہو گی اور ساتھ ہی ماں اور بچوں کے حقوق کی حفاظت بھی ہو گی۔ اس قانون کی قابل ذکر چیز بچوں کی عمر کا تعین بھی ہے۔ سات سال کی عمر کا اڑکا اور اڑکی بلوغت تک یا 16 سال کی عمر تک ماں کے پاس رہے گی۔ اس کے علاوہ ان تمام افراد کا تعین کر دیا گیا ہے جو کہ بالترتیب حضانت کے اہل ہو سکتے ہیں۔ اس سے قبل اس قسم کا باقاعدہ تحریری قانون نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے حضانت کے معاملات میں ابہام پیدا ہو جاتا تھا اب صورتحال واضح ہے۔ تاہم اس قانون میں یہ کوشش کی گی ہے کہ حضانت کی حق دارہ صورت میں ماں ہی ہو گی۔ جو کہ غلط ہے کیونکہ یہ عدالت کا کام ہے کہ وشوہد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کرے کہ بچکی فلاخ و بہبود کے لئے حضانت کا صحیح حق دار کوں ہو گا۔ یہ صورت ہر مقدمہ میں مختلف ہو سکتی ہے۔ کہیں ماں حق دار ہو گی تو کہیں حقدار باب پ ہو گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ماں باب دنوں ہی نااہل ہوں۔

اس قانون کی دفعہ G-19 جس کے تحت اب عدالت مقدمہ کے پہلے دن بچوں کی حضانت درخواست گزار مان کو دے دے گی اور جب تک مقدمہ کا فیصلہ نہ ہو جائے حضانت مان کے پاس رہے گی۔ یہ مذکورہ دفعہ کافی غور طلب ہے کیونکہ عام طور پر عدالت باقاعدہ سماعیت کے بعد ہی حضانت کے حق دار کا فیصلہ کرتی ہے۔ بعض اوقات مان حضانت کی حق دار نہیں ہوتی یعنی نااہل ہوتی ہے۔ لہذا اس قسم کی سخت دفعہ لاگو نہیں کرنی چاہیے بلکہ یہ فیصلہ عدالت پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ دیکھے کہ آیا مان اتنی اہل ہے کہ وہ بچوں کو اپنے پاس رکھ سکے اور ان کی پرورش بھی کرتی رہے۔ کیونکہ عام طور پر ایکلی مائیں (single mothers) مالی طور پر کمزور ہوتیں ہیں۔ ان کی اتنی استعداد نہیں ہوتی کہ وہ بچوں کے تمام تراخراجات پورے کر سکیں۔ جب تک بچوں کا باب ان کی کفالت کی ذمہ داری نہیں اٹھالیتا۔ پاکستان میں لوگ نہ تو پابند قانون ہیں، نہ شریعت کی پابندی کرتے ہیں، نہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں۔ جب تک ان پرچھتی نہ کی جائے۔ یہی حال کفالت یا نان و نفقة کے مقدمات کا بھی ہے۔ سالوں یہ مقدمات چلتے رہتے ہیں اور مائیں اور بچے نان و نفقة کی ادائیگی کے منتظر ہتے ہیں۔ لہذا ایک طرف تو یہ ضروری ہے کہ عدالت مان کی حیثیت دیکھ کر حضانت دے، کیونکہ محض بچوں سے محبت ان کا پیٹ نہیں بھر سکتی۔ دوسری طرف قانون ساز اداروں کو نان و نفقة کے قانون میں یہ ترمیم کرنی چاہیے کہ جب مان کو حضانت کی درخواست کی سماعیت کے پہلے ہی دن عارضی حضانت دی جائی ہو تو ان بچوں کے باب کو پہلے ہی دن پابند کر دیا جائے کہ وہ بچوں کے ماہنہ تراخراجات اٹھائے۔ جب تک یہ حضانت / کشدی مان کے پاس رہے گی تب تک مان کو بچوں کا ماہنہ نان و نفقة کا پابند ہے مان کو ان بچوں کے ماہنہ تراخراجات ملے رہیں ساتھ ہی نان و نفقة کی تعمیل

ڈگری کے لئے قانون میں تراجمیم کے ذریعے آسانیاں پیدا کی جائیں۔ اگر قانون ساز ادارہ اس امر میں قابل ذکر کارکردگی دکھائے تو یقیناً فیصلی مسائل ختم ہو جائیں گے۔ اسلامی قانون بھی یہی ہے کہ دودھ پیتے بچے کی رضاعت کے سلسلے میں معاوضہ دینا ہوگا۔

قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"جب اپ چاہتے ہوں کہ ان کی اولاد پوری مدت رضاعت تک دودھ پیے تو ماں میں اپنے بچوں کو کامل دوسال دودھ پلا جائیں۔ اس صورت میں بچے کے باپ کو معروف طریقے سے انہیں کھانا کپڑا دینا ہوگا۔ مگر کسی پر اس کی وسعت سے بڑھ کر بارندہ ڈالنا چاہیے۔ نہ ماں کو اس وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے کہ بچہ کا ہے اور نہ ہی باپ ہی کو اس وجہ سے تنگ کیا جائے کہ بچہ اس کا ہے۔ دودھ پلانے والی کا یہ حق جیسا بچے کے باپ پر ہے۔ ویسا ہی اس کے وارث پر بھی ہے۔ لیکن اگر فریقین بآہی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں، تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر تمھارا خیال اپنی اولاد کو کسی غیر عورت سے دودھ پلانے کا ہوتا اس میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کا جو کچھ معاوضہ طے کرو، وہ معروف طریقے پر ادا کرو۔ اللہ سے ڈوار جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو، سب اللہ کی نظر میں ہے۔" (سورہ البقرہ آیت نمبر 233)

ماں کی غربت یا مالی کمزوروی سے بچے بھی بہت متاثر ہوتے ہیں۔ باپ کے گھر میں اگر کھانا پینا اچھا ہو، اسکوں اعلیٰ ہوا فرمائیں پوری کرنے والا باپ ہوا ور یہ صورت حال اچاک تبدیل ہو جائے اور ان بچوں کی یہ تمام سہولیات ختم ہو جائیں اور ماں ان کی ضروریات کو بٹکل پورا کرپائے۔ تو اس کا لازمی اثر بچوں پر پڑتا ہے۔ اگر حضانت کی ان نئی دفعات کو بچوں پر صورت حال کو دیکھے بغیر لاگو کیا جائے گا تو اس کا اثر ان کے دل و دماغ پر بھی پڑے گا۔ بچے اپنے ماحول کے عادی ہوتے ہیں اور ماں باپ کی علیحدگی کی صورت میں اگر ان کو اپنا گھر چھوڑنا پڑے، دوست احباب، تعلیم وغیرہ تو وہ اس نئی صورت حال کو قبول نہیں کر پاتے۔

اس قانون کی دفعہ F-19 بھی قابل ذکر ہے کیونکہ پہلی بار اس دفعہ کے تحت اس بات کو تحریر میں لایا گیا ہے۔ اس کے تحت اب بچوں سے خود ان کی مرضی پوچھی جائے گی، کوہ کس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ بچے اس بارے میں یقیناً بہترین فیصلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کا بھی صرف اس وقت فائدہ ہوگا جب بچے اپنی آزادانہ رائے دے سکیں کیونکہ ممکن ہے ان کی رائے ان کا brain wash کر کے بنائی گئی ہو یا دباؤ یا جبر کے نتیجے میں ہو۔

فیملی معاملات میں کوئی چیز بھی حرفاً خرنبیں ہوتی۔ نہ ہی ہر چیز کو ہر فیملی پر لاگو کیا جاسکتا ہے۔ بعض چیزیں کسی فیملی کے لئے بہترین ہوتی ہے اور دوسری فیملی کے لئے وہ اجنبی ہوتی ہیں۔ لہذا اس قانون کی جہاں یہ چیز بہترین ہے حضانت کے حقداروں کا تعین کیا گیا ہے، ویسے یہ درست نہ ہوگا کہ ماں کی موجودگی میں ہر صورت میں اس کو حضانت دے دی جائے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ بچوں کی فلاج و بہبود کو ملاحظہ کر کر اس بات کا فیصلہ کیا جائے کہ کس مقدمہ میں کون کس وقت حضانت کا زیادہ حق دار ہے۔ اگر حضانت کی حقدار ماں ہے تو بچوں کے ننان و نفقہ کی ادائیگی ہر صورت ممکن بنائی جائے۔

Analysis made by:

Women Islamic Lawyers' Forum (WIL Forum)

Karachi.

Research Department Team:

Advocate Talat Yasmeen

Advocate Afshan Saleem

Advocate Rahila Khan

